بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی یہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور آج بھی مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے ــــ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاتھ کے درد کو آرام ہے الحمد للہ

مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا دہاریوال سے واپس آئے ــــ آج بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے دھرم سنگھ نے ذکر حبیب علیہ السلام اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے "قادیان کا پاکیزہ ماحول" پر زیر صدارت مولوی صدر الدین صاحب نائب منتظم دینیات کلاس خدام الاحمدیہ تقریریں کیں

جلد ۳۳ | ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۴ ھ | ۹ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۹

یورپ کی ہولناک جنگ اسی طرح اور عین اس وقت ختم ہوئی

جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قبل از وقت فرمادیا تھا

(از ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ اپنے حی و قیوم ہونے کے ثبوت میں ہمیشہ ہی دُنیا کو نشانات دکھاتا رہتا ہے۔ اور سعادت مند اُن سے فائدہ اٹھاتے اور خدا تعالےٰ کی رضا و قرب حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اپنے مامور و مرسل کے زمانہ میں تو اس قدر نشانات دکھاتا ہے۔ جو شمار میں بھی نہیں آسکتے۔ اور اتنے عظیم الشان اور ایسے واضح ہوتے ہیں۔ کہ ساری دُنیا پر وُہ حاوی ہوتے ہیں۔ اور ساری دُنیا انہیں دیکھتی ہے۔

یہ جنگ یورپ جس کا خاتمہ کل (۷ مئی) ہوُا۔ اور جس کی خوشیاں اتحادی ممالک میں آج (۸ مئی) سے منانی شروع ہو چکی ہیں۔ ایسی ہولناک اور تباہ کن جنگ تھی۔ کہ دُنیا کا کوئی گوشہ اس کے اثرات سے محفوظ نہ تھا۔ اس کے دوران میں ایسے ایسے نازک اوقات آئے جب یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ محوری حکومتیں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور اب اتحادیوں کا سنبھلنا مشکل ہے۔ مگر جہاں ظاہری حالت یہاں تک پہونچ جاتی رہی۔ وہاں خدا تعالےٰ نے اپنے موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین اور موعود خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دل میں شروع سے یہ بات ڈال دی تھی۔ کہ حکومت برطانیہ فتح مند ہوگی۔ ہاں جانی اور مالی نقصان اس کا بے حد ہوگا۔ اور حضور نے اعلان بھی فرمادیا۔ کہ گو آخر میں فتح انگریزوں کے لئے مقدّر ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ انصاف کرنے میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اُن کی سزا ان کو ضرور ملیگی۔ یہ اُن کوتاہیوں کی طرف اشارہ تھا۔ جو ۱۹۳۴ء میں احرار کی جماعت احمدیہ کے خلاف شورش کے زمانہ میں کی گئیں۔

پھر اس کے ساتھ ہی حضور نے جنگ کے ختم ہونے کا وقت بھی بتایا اور اس وقت بتایا۔ جب یورپ کے مدبرین میں سے اور لڑائی کے حالات بچشم خود دیکھنے والوں میں سے اور لڑائی میں بذات خود حصہ لینے والوں میں سے بھی کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ کب ختم ہوگی۔ چنانچہ حضور نے ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ جو ۱۲ ستمبر کے "الفضل" میں چھپا۔

"جہاں تک تو جنگ کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ۱۹۴۴ء یا ہوسکتا ہے کہ ۱۹۴۵ء تک یا اس سے پہلے اگر خدا تعالےٰ چاہے ختم ہو جائیگی

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد جوں جوں جنگ کے خاتمہ کا زمانہ قریب آتا گیا حضور وقت کی تعیین کے متعلق زیادہ وضاحت فرماتے گئے۔ چنانچہ اگست ۱۹۴۴ء میں فرمایا۔

"جنگ اس سال کے آخر یا ۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائیگی"۔

الفضل ۲۹ اگست ۱۹۴۴ء

اسی طرح ۱۹۴۳ء میں ایک دعوت کے موقع پر جو جناب چوہدری بشیر احمد صاحب نے دہلی میں حضور کے اعزاز و احترام میں دی۔ اور جس میں کئی حکومت کے اعلےٰ افسر بھی مدعو تھے۔ جب حضور سے پوچھا گیا کہ جنگ کا خاتمہ کب ہوگا۔ تو حضور نے اپریل ۱۹۴۵ء سے جون ۱۹۴۵ء تک کا وقت بیان فرمایا۔ اور اسی موقع پر جب حضور سے یہ دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کے نزدیک جنگ کا خاتمہ انگریزوں کے حق میں ہوگا۔ یا جرمنوں کے حق میں۔ تو حضور نے فرمادیا تھا۔ کہ فیصلہ انگریزوں کے حق میں ہوگا۔

آج خدا تعالےٰ نے یہ دونوں عظیم الشان باتیں حرف بحرف پوری کردی ہیں۔ یورپ کی جنگِ عظیم کے بالکل ختم ہونے کا اعلان سرکاری طور پر ہو چکا ہے۔ اور انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کو فتح حاصل ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس فتح و کامیابی کو ہمارے لئے دوہری خوشی اور مسرت کا موجب بنا دیا ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ دنیا میں تباہی و بربادی کا جو طوفان آیا ہوا تھا۔ وہ دور ہو گیا۔ کُشت و خون کا جو بازار گرم تھا۔ وہ سرد پڑ گیا۔ امن و امان قائم ہونے کا رستہ کھل گیا۔ دوسرے اس لحاظ سے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے ختم ہونے کا جو وقت بتایا تھا۔ عین اسی وقت جنگ ختم ہوئی۔ اور اس کا جو انجام بتایا تھا۔ کہ انگریزوں کی فتح ہوگی۔ وہی ظاہر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ اس طرح ساری دُنیا پر واضح ہو گیا۔ کہ احمدیت جس خدا کو پیش کرتی ہے۔ وہی زندہ اور قادر مطلق خدا ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں اپنی چہرہ نمائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ کر رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو حضور کے دامن سے وابستہ ہو کر زندہ اور قادر خدا کی رضا اور اس کا قرب حاصل کریں۔ اور تازہ بتازہ نشانات کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایمانی حلاوت سے شیریں کام ہوتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھش مطابق ۷ مئی ۱۹۴۵ء

شیخ محمد حسین صاحب سب جج ریٹائرڈ کے ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

ہر فعل جو انسان کرتا ہے۔ اس کا کسی نہ کسی رنگ میں عکس آسمان پر رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ستار ہے۔ وہ اپنے بندوں کی عیب پوشی کرتا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ انسان کو اپنے اعمال کی جواب دہی میں کچھ کہنے کی ہمت ہی نہ رہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ اس کے سارے اعمال کی فلم اس کو سامنے دکھا دے۔ اسوقت انسان مر تو نہ سکے۔ مگر اس کی حالت مرنے سے بدتر ہو جائے۔ ریڈیو پر جو آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ بولتی ہوئی فلم ہی ہے۔ جو انسان نے ایجاد کی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو سب سامان ہیں۔ وہ ہر بات فلم کے طور پر ریکارڈ کر کے پیش کر سکتا ہے۔ اور انسان کی ہر حرکت ہو بہو شکل میں اس کے سامنے لا سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو ریڈیو وغیرہ قسم کی چیزیں موجودہ زمانہ میں ایجاد کرنے کی توفیق دی ہے۔ جو بہت بڑے گناہوں کا زمانہ ہے۔ تا انسانوں کو بتلاتے کہ تمہاری ہر حرکت ریکارڈ میں آسکتی ہیں۔ تم ہزار بار منہ سے انکار کرو۔ کچھ نہ ہو سکے گا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ گناہوں سے بچو۔ اور اچھے عمل کرو۔

شیخ صاحب ہی نے دوسرا سوال یہ کیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مومن کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ تتنزل علیھم الملائکۃ۔ اس پر فرشتے اترتے ہیں۔ مگر جس پر فرشتے نہ اتریں۔ اس کے لئے تو بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ حضور نے فرمایا۔

انسان کے دل کو اطمینان دینے کے مختلف طریق ہیں۔ جو انسان کے درجہ کے مطابق کام میں لائے جاتے ہیں۔ ہر انسان اس اعلےٰ معیار کا نہیں ہوتا۔ جس پر فرشتے اتریں کچھ انسان اعلےٰ پایہ کے ہوتے ہیں۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ کچھ اس پایہ کے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں دلائل و براہین سے تسلی دی جاتی ہے۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کے دلوں میں تسلی ڈال دی جاتی ہے۔ یہ مختلف طریق ہیں۔ جو ہر ایک کے درجے کے مطابق استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایک صاحب نے لڑکیوں کو ورثہ دینے کے متعلق عرض کیا۔ کہ لڑکی کو جائداد کی بجائے زیور کی صورت میں حصہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔

چونکہ قانون انگریزی لڑکیوں کو حصہ نہیں دلاتا۔ اس لئے جب تک یا تو لڑکیوں کو حصہ دینے کا قانون نہ بن جائے۔ یا احمدیت کی حکومت نہ قائم ہو جائے۔ جہاں یہ خطرہ ہو کہ باپ کے مرنے کے بعد لڑکے جائداد میں سے بہنوں کو حصہ نہ دینگے۔ وہاں باقاعدہ حساب کر کے جتنا حصہ بنے۔ اتنے کا زیور دیدیا جائے۔ تو کوئی بُری بات نہیں۔ بلکہ اچھی بات ہے۔

عرض کیا گیا۔ باپ اپنی زندگی میں جائداد ہبہ کر کے لڑکی کو دے سکتا ہے۔ اس میں کوئی قانونی روکاوٹ نہیں۔ حضور نے فرمایا۔

شریعت نے باپ کی وفات کے بعد اولاد کو ترکہ کا وارث بنایا ہے۔ اگر باپ اپنی زندگی میں جائداد کا حصہ ہبہ کر دے۔ اور لڑکی باپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے۔ تو وہ جائداد ان لوگوں کے پاس چلی جائیگی۔ جن کو شریعت نے اس کا وارث نہیں بنایا۔ (غلام نبی)

توپوں اور ٹینکوں وغیرہ کی جنگ ختم ہوگئی ہے ہمارے دجال کی جنگ کیلئے بھرتی درکار ہے

دیہاتی احمدی نوجوان جن کی تعلیم مڈل تک ہے دین کی تعلیم حاصل کرکے مبلغ سلسلہ بننے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں

خداوند تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب دنیا میں ضلالت و گمراہی پھیل جاتی ہے لوگ خدا تعالےٰ کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس کی پرستش چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالےٰ اپنی مخلوق کو اس ضلالت و گمراہی کی تاریکی سے نکالنے کے لئے اپنی طرف سے کسی برگزیدہ کو مبعوث فرماتا ہے۔

جس نبی کے بھی ماقبل زمانہ کو دیکھیں یہی نظر آتا ہے۔ کہ اہل دُنیا طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ اور ان کا نو امن قبل لفی ضلال مبین کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔ موجودہ زمانہ میں بھی ایسا ہی نقشہ دنیا کا ہو گیا۔ اور وہ تمام علامات جو مختلف انبیاء نے اس زمانہ کی خرابی کے متعلق بتلائی تھیں۔ پوری ہو گئیں۔ موجودہ زمانہ خود شاہد ناطق ہے اہل دنیا کی خرابی و گمراہی کا۔

چونکہ اہل مذاہب عقیدۃً مانتے ہیں کہ یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے متعلق سابقہ انبیاء نے ایک برگزیدہ موعود کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے چند ایک درج ذیل کرتا ہوں۔

ہندو مذہب میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ جب دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے۔ اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے۔ تب میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں۔ نیکیوں کی حفاظت گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی اقامت کے لئے میں اوتار لیا کرتا ہوں۔ (شریمد بھگوت گیتا صفحہ ۳ ادھیائے ۴)

پھر آتا ہے۔ ”سو ہے راجہ جب کلجگ کے آخر میں بہت سے پاپ ہوتے رہیں گے تو نارائن جی خود دھرم کی رکھشا کی خاطر سنبھل دیش میں اوتار دھارن کریں گے۔ (شریمد بھگوت بارھواں اسکند صفحہ ۶۲۳)

عیسائی مذہب میں یہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔“ (متی ۲۳/۳۸-۳۹)

(۲) جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔

(۳) پہلے یہ جان لو کہ آخر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے۔ جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے۔ اور کہیں گے کہ اس کے آنیکا وعدہ کہاں . . . . . .

(پطرس ۲ باب ۳/۳ تا ۱۴)

پارسی مذہب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت پیشگوئی کے بعد لکھا ہے۔ واگر ماند یکدم از جہان چرخ انگیزم از کسان تو کسے و آئین و آب تو بتو رسانم و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برنگیرم دسفرنگ دساتیر مطبوعہ ۱۲۸۰ھ صفحہ ۱۸۹/۱۹۰)

یعنی اگر زمانے میں سے ایک روز بھی باقی ہوگا۔ تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کھڑا کرونگا۔ جو تیری عزت و آبرو کو قائم کریگا۔ اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤنگا۔“

یہ بات تبلانے کے بعد کہ ہر مذہب میں ایک موعود کے آخری زمانہ میں آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے آنے کا وقت بھی پیشگوئیوں کے مطابق پیش کیا جاتا ہے۔ بائیبل میں لکھا ہے۔

اے دانی ایل تو اپنی راہ چلا جا۔ کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک سربمہر رہیں گی . . . . . جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کیجائیگی اور بتوں کو تباہ کیا جائے گا۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہونگے (۱۲۹۰) مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے۔ اور ایک ہزار تین سو ۳۵ روز (۱۳۳۵) تک آتا ہے۔ (دانی ایل ۱۲/۱۱-۱۲)

الہامی کتب میں دن سے مراد سال ہوتا ہے۔ پس مسیح موعود کا ظہور اس پیشگوئی سے تیرھویں صدی ہجری میں بنتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (ترمذی ۲) تین سو سال (۳۰۰) آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بتایا کہ اسلام کی مضبوطی اور ایمان میں مضبوطی کے لحاظ سے خیر القرون ہونگے۔ ادھر خداوند تعالےٰ کا ارشاد سورہ سجدہ میں ہے۔ وہ اس امر کی (اسلام) تدبیر آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف چڑھ جائیگا ایک دن میں جس کا اندازہ ایک ہزار سال ہے۔ جس سے تم گنتے ہو۔ اس میں امر اسلام و ایمان کے ایک ہزار برس تک محکم کرنے کا ارشاد ہے۔ پھر ضعف کی طرف اشارہ ہے تین صدیاں پہلی اور ایک ہزار یہ کل ۱۳۰۰ سال ہوئے۔ اس کے بعد پھر اسلام کی ترقی شروع ہوگی۔ چنانچہ غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ پر آیت بالا کی تشریح میں درج ہے کہ ایک ہزار سے مراد شریعت کے غلبہ کی قوت ہے۔ ایک ہزار سال گزرنے پر دین اسلام میں کمزوری آنی شروع ہوگی یہاں تک کہ آخر کار بہت غریب اور کمزور ہو جائیگا۔ اور اس کمزوری کی ابتدا گیارھویں صدی سے ۳۰ سال گزرنے پر شروع ہوگی۔ اسی وقت سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کا انتظار شروع ہوگا۔ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلعم اذا مضت الف و مائتان و اربعون سنۃ یبعث اللہ المھدی (النجم الثاقب صفحہ ۲۰۹ جلد ۲) کہ ۱۲۴۰ گزرنے پر اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائیگا۔ پس زمانے کی حالت ظاہر ہے۔ یہی وقت تھا۔ جس میں ایک برگزیدہ مصلح مبعوث ہونا چاہیئے تھا۔ سابقہ انبیاء کی پیشگوئیاں بھی اس زمانہ کے متعلق پوری ہو گئیں۔ الحمد للہ عین اس وقت جبکہ پیشگوئیاں شہادت دے رہی تھیں۔ وہ موعود ظاہر ہو گیا۔ اور وہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی ہیں۔ جنہوں نے اعلان فرمایا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

خاکسار رشید احمد چغتائی عفی عنہ واقف زندگی

منارۃ المسیح ہال کی تحریک میں نقد چندہ دینے والے احباب

اس سال کی مجلس مشاورت کے آخری دن منارۃ المسیح ہال کی تحریک کے وقت جن احباب نے رقوم چندہ بصورت نقد ادا کی ہیں۔ ان میں سے کئی ایک اصحاب نے یا تو رقم دیتے وقت اپنا نام اور پتہ تحریر نہیں کرایا یا رقعہ دیتے وقت انہیں نقد ادا کردہ رقم کی وضاحت نہیں کی۔ یا چندہ دینے والوں کے ہجوم غیر اور شور کی وجہ سے نوٹ نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس وقت تک جسقدر احباب کے نقد چندہ اداشدہ کا حال کسی نہ کسی ذریعہ سے معلوم ہو سکا ہے ان کی فہرست بدیں غرض شائع کی جاتی ہے۔ کہ تا اگر کسی دوست کا نام اور رقم اس میں درج نہ ہو۔ یا صحیح طور پر درج نہ ہو سکی ہو۔ تو وہ دفتر ہذا میں اطلاع دیکر اس کی صحت کرلیں کیونکہ اس وقت جسقدر رقم وصول ہوئی تھی وہ ۳۲۶۷ تھی۔ اور فہرست ہذا کی میزان اس سے کم ہے۔ ناظر بیت المال قادیان۔

ڈاکٹر احمد الدین صاحب کنری سندھ ۵ روپے
سید ارشد علی صاحب لکھنؤ ۱۰۰ ”
چودہری اسد اللہ خانصاحب ۲۰۰۰ ”
اللہ بخش صاحب پھیری والے ۵ ”
امیر احمد صاحب کوٹل ضلع میرپور ۱۰ ”
بشیر احمد صاحب حوالدار کلرک ۱۲۷۷۲۳ ب۔ ۵۔ ۲۔ ۳۔ ناگپور سی پی ۱۰ ”
سیٹھی خلیل الرحمن صاحب ۲۲ ”
عبداللہ خانصاحب دوملیال ضلع جہلم ۵ ”
چودہری عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور ۱۰ ”
حکیم علی احمد صاحب از طرف ہمشیرہ خود موضع جھٹوال ضلع شیخوپورہ ۱۱ ”
چودہری عطاء محمد صاحب نائب تحصیلدار کھروڑ پکا ضلع ملتان ۱۰۰ ”
چودہری عنایت اللہ صاحب بہلول پور ضلع سیالکوٹ ۱۰۰ ”
” غلام حسین صاحب اوورسیر دارالرحمت قادیان ۱۰ ”
قریشی فضل حق صاحب مدرس سکھواں ۵ ”
بابو فضل الدین صاحب ہیڈ ہائیکورٹ لاہور ۳۰ ”
چودہری فیض احمد صاحب بھٹی دارالبرکات قادیان ۱۰ روپے
حافظ فیض احمد صاحب بھاگووال ۵ ”
شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ ۱۰۰ ”
حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دارالفضل قادیان ۱ ”
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی قادیان ۱۰ ”
ماسٹر محمد الدین صاحب انور دارالبرکات قادیان ۱۰ ”
محمد شریف اشرف صاحب بھیرہ ۵ ”
محمد شفیع صاحب ہیہ ضلع گوجرانوالہ ۵ ”
محمد صبغۃ اللہ صاحب بنگلور سٹی میسور ۱۰ ”
ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ ۱۰ ”
سید محمد ہاشم صاحب بخاری دارالعلوم ۱۰ ”
خان صاحب محمد یوسف صاحب راولپنڈی چیک دیا تھا ۲۰۰ ”
چودہری مشتاق احمد صاحب واقف زندگی ۱۰ ”
صوفی نبی بخش صاحب ہانڈو ضلع لاہور ۲۰ ”
چودہری نذیر احمد صاحب امرتسر ۱۰۰ ”
مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ ۱۰ ”
چودہری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۴۰ ”
مولوی نور الحق صاحب واقف زندگی دارالعلوم ”
چودہری نور محمد صاحب واقف زندگی رتالی کلاں ضلع گوجرانوالہ ۱۰ ”

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری کی بعثت

آج سے قریباً دو ہزار سال قبل کی فلسطین کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو مذہبی دنیا کے ایک زبردست مناظر نبی مسیح ناصری کے حالات سے عجیب عبرت آموز اسباق حاصل ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس ملک کی معزز تاریخی قوم بنی اسرائیل رومی سلطنت کے ماتحت رہی ہے۔ اور اس امید پر جیتی ہے کہ داؤد کے گھرانہ سے ایک موعود مسیح پیدا ہوگا۔ اور ایلیاہ نبی آسمان سے نازل ہوگا۔ پھر یہ موعود نبی اسرائیل کو غیر اقوام کے جوئے سے نجات دیگا۔ اور اپنی قوم یعنی اسرائیل کی سلطنت بحال کرے گا۔

اس زمانہ کے لحاظ سے رومی سلطنت ایک مہذب عادل اور وسیع سلطنت تھی۔ ہر کہیں سرکاری سڑکوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ لوگ بے کھٹکے سفر کرتے تھے۔ بحری سفر جہازوں کے ذریعہ کیا جاتا تھا اور لوگ فلسطین سے روم کو جاتے آتے رہا کرتے تھے۔

عدل و انصاف کے قیام کے قوانین تھے اور یہ ایک زرین اصل تھا۔ کہ "عدالت کھلی ہے۔ اور مدعی دار موجود ہیں ایک دوسرے پر نالش کریں" (اعمال ۱۹/۳۸ و ۲۳/۳۰ و ۲۵/۸) پھر یہ "رومیوں کا یہ دستور نہیں۔ کہ کسی آدمی کو رعایتاً سزا کے لئے حوالہ کریں۔ جب تک کہ مدعا علیہ کو اپنے مدعیوں کے روبرو ہو کر دعویٰ کے جواب دینے کا موقعہ نہ ملے" (اعمال ۲۵/۱۶) حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں فوجداری مقدمات کی سرسری اور پہلی تحقیقات کرنے کے لئے یہود نے مجلس سنہیڈرم بنائی ہوئی تھی اور پلاطوس جو چھٹا رومی گورنر فلسطین میں تھا۔ اس کو قیصر جولیس روم نے ہدایت کر رکھی تھی۔ کہ بلا اشد ضروریات ملکی کے رؤسائے یہود کے معاملات دینی و دنیوی میں دخل نہ دے۔ یہوداہ مکابی تھیوداس یہوداہ گلیلی وغیرہ جھوٹے مدعیان مسیحیت کی وجہ سے رومی سلطنت مسیحیت کے مدعیوں کی طرف سے کبھی مطمئن نہ ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں پلاطوس کئی بار قیصر جولیس کی نظر میں معتوب ہو چکا تھا۔ اور ایسے معاملات کی وجہ سے یہود کسی کو سزا موت نہ دے سکتے تھے۔ (متی ۲۷/۲ مرقس ۱۵/۱ لوقا ۲۳/۱۵)

اس وقت کے متعدد فرقے تھے۔ مگر سب یہ امید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ موعود مسیح پیدا ہو کر اور ایلیاہ آسمان سے نزول فرما کر ہماری سلطنت بحال کریگا۔ چنانچہ گلیلی فرقہ اسی سرگرمی کی وجہ سے ریلوٹیس کہلاتا تھا۔

ایلیاہ یعنی یوحنا

ایلیاہ کے نام سے ہمارا ذہن قلعہ مقیرس کی طرف منتقل ہو گیا۔ یہ حسلو بقول یوسیفس بحرہ مردار پر واقعہ تھا۔ اور فلسطین کی جنوبی حفاظتی قلعوں میں سے ایک تھا۔ تفسیر متی مصنفہ ڈاکٹر ایچ یوسٹنٹن پی۔ ایچ ڈی اور سوانح عمری یسوع مسیح مصنفہ جے پیٹرسن سمانتھ ڈی ڈی اس وحشت ناک قلعہ میں ہیرودیس انیپاس عیاش یہودی حاکم نے ایک مجذوب درویش کو پکڑ کر قید کر رکھا تھا۔

یہ نبی کون تھا؟

یہ درویش وہی نبی تھا جس کے متعلق اس زمانہ کے موعود مسیح نے اپنے سامعین کو بتایا تھا۔ کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں جو عورتوں سے پیدا ہوئے ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں۔ (متی ۱۱/۲ تا ۹) اسی درویش نبی کی پیدائش کے متعلق لوقا کہتا ہے۔ "فرشتہ نے ذکریا کو کہا۔ تو اس کا نام یوحنا رکھنا۔ وہ ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پئے گا اور اپنی ماں ہی کے بطن سے روح القدس سے بھر جائیگا وہ ایلیاہ کی روح اور قوت سے اس کے آگے آگے چلیگا"۔

(لوقا ۱/۱۶ و ۱۷)

یہی وہ درویش تھا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح کے یہ الفاظ ہم انجیل میں پڑھتے ہیں۔ "سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک۔ نبوت کی۔ اور چاہو تو مانو۔ ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی ہے"۔ (متی ۱۱/۱۴ و ۱۵)

ایلیاہ حضرت مسیحؑ کا مصدق تھا

اس ایلیاہ نے حضرت مسیحؑ کی تصدیق کی۔ کہ آنے والا موعود یہی ہے۔ اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ یوحنا نے ایک معنی میں ایلیاہ ہونے سے انکار کیا۔ جیسا کہ لکھا ہے "جب یروشلم سے یہود نے لاوی اور کاہن یہ کہکر اس کے پاس بھیجے۔ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ اور اپنے متعلق ان معانی میں جو یہود کے ذہن میں تھے۔ ایلیاہ ہونے سے انکار کیا کیونکہ بدقسمت یہود ایلیاہ کے لئے آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے ایک سنجیدہ جواب دیا۔ کہ "میں وہ ہوں۔ جس کے متعلق یسعیاہ نے نبوت کی۔ بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں"۔ (یوحنا ۱/۲۳)

اس یوحنا کا مطلب یہ تھا۔ کہ جنگل میں پکارنے والا جس کا مصدق یسعیاہ ہے۔ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ پیشگوئیاں ایک دوسری کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ان معنی میں ایلیاہ ہوں پس قید سے پہلے یوحنا ایلیاہ ہو کر مسیح کا مصدق و مؤید تھا۔

یوحنا کا مسیح سے سوال

جب یوحنا قید خانہ میں تھا۔ اور اس قلعہ کے قریب ہی ہیرودیس کا محل تھا۔ اور ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جانتا تھا۔ (مرقس ۶/۲۰) اس وجہ سے یوحنا کے شاگرد اس سے قید خانہ میں مل سکتے تھے۔ یوحنا نے اپنے شاگرد مسیح کے پاس بھیجے۔ اور ان کی معرفت مسیح سے یہ سوال پوچھا کہ "آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ (متی ۱۱/۲)

سوال پوچھنے کی وجہ کیا تھی۔ جبکہ وہ اس سے پہلے حضرت مسیح کی تصدیق کر چکا تھا۔ جواب صاف ہے کہ یوحنا اصطباغی ایک انسان تھا۔ جو ماں کے بطن سے روح القدس سے معمور تھا۔ وہ ایلیاہ کی روح اور قوت سے بھرپور بلکہ خود ایلیاہ تھا۔ اس کے ظاہری حالات بھی یعنی لباس خوراک اطوار رہائش سب ایلیاہ کی مانند تھے۔ مگر آخر یہودی المذہب انسان تھا۔ یہود کے جملہ فرق کی طرح اس کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ موعود مسیح آکر اسرائیل سلطنت بحال کریگا اور غیر اقوام کے جوئے سے اسرائیل کو آزاد کرائیگا۔

انبیاء انسان ہی ہوتے ہیں

لوگوں نے ہر زمانہ میں انبیاء کے تصور میں افراط و تفریط سے کام لیا۔ اور بسا اوقات حد سے زیادہ مبالغہ آمیز روایات میں انبیاء کی شان خیال کر لی۔ حالانکہ انبیاء و رسل انسان ہی ہوتے ہیں۔ الہام پانے سے پہلے اپنی قومی باتوں کو ماننے میں عوام الناس سے بھی زیادہ راسخ الاعتقاد ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں خدا اور مخلوق سے محبت ہوتی ہے پس یوحنا ایک نبی اور انسان تھا جب مقیرس کے قلعہ میں ایک شش ماہی قید کی گذر چکی تو اس نے موعود مسیح کے متعلق یہ پیغام بھیجا۔ اس پیغام کے متعلق ایک بڑا فاضل انگریز پادری لکھتا ہے۔ "بیابان کے اس آزاد آدمی کا خیال کرو۔ جو مہینوں سے ایک گرم اور تاریک قلعہ میں بند ہے۔ وہ آزاد طبع اور آزاد ہے۔ نہایت مضبوط مذہب بھی یکرس کے اس تاریک قید خانہ میں کسی کے ایمان کو ہلا دینے کے لئے بمشکل بچا سکتا تھا۔ یوحنا امید رکھتا تھا۔ کہ مرنے سے پیشتر اس کی امیدیں بر آئیں گی۔ پس ایسے بڑے اور تنہا شخص کے لئے جو زندگی بھر آنے والی ایک روشن امید کے سہارے کھڑا رہا تھا۔ اب زندگی کے اختتام پر جب موت سامنے نظر آ رہی ہے۔ یہ کوئی ہلکی بات نہ تھی۔ کہ وہ شک میں مبتلا ہو جائے اور پچھتائے"۔ (سوانح عمری مسیح یسوع مصنفہ ریورنڈ جے پیٹرسن سمانتھ ڈی ڈی صفحہ ۱۴۸)

مسیح ناصری پر ایمان لانے والے

اب دوسری طرف دیکھو موعود مسیح کسی بڑے گھرانے میں جو جب امید یہود پیدا نہ ہوا وہ ایک غریب بڑھئی یہودی کی منسوبہ کے بطن سے پیدا ہوا بقول ڈاکٹر سمانتھ صاحب موصوف بڑھئی کی دکان کرتا رہا اور جب الہام پا کر مامور ہوا۔ تو چونکہ زمانہ کی وجہ سے عوام الناس کی طبائع کا میلان ایک موعود مسیح کی ضرورت کو سختی سے محسوس کر رہا تھا ایک کثیر تعداد اس کے پیچھے ہو گئی۔ علمائے یہود نے اسے کہا۔ "تو کب تک ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول رکھیگا۔ اگر تو مسیح ہے۔ تو ہم سے صاف کہدے۔ یسوع نے جواب دیا۔ میں نے تو تم سے کہدیا۔ مگر تم یقین نہیں کرتے" یوحنا (۱۰/۲۴ و ۲۵) پھر لکھا ہے "وہاں بہتیرے اس پر ایمان لائے" آیت ۴۲۔ "بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا۔ بیشک یہی وہ نبی ہے"۔ ("وہ نبی" بھی آنے والے موعود مسیح کا ایک خطاب یا لقب تھا)

ان حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ مسیح ناصری پر بہت سے لوگ ایمان لائے تھے۔ اس کی ایک بڑی وجہ تو اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ کہ زمانہ کسی موعود مسیح کے لئے ترس رہا تھا۔ اور لوگوں کے قلوب شدت سے اسکی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ مسیح ناصری اپنے زمانے کا ایک فاضل مناظر تھا۔ مگر عوام نے مسیح کی تصویر کو بگاڑ کر ایسے معجزات اس کی جانب منسوب کر دیئے جن کا کبھی خیال تک نہ کیا۔ بلکہ وہ ان کے خلاف تعلیم دیتا رہا۔ اس کا سب سے بڑا معجزہ اس کا کلام تھا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امراء کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تراجم قرآن مجید کو سات حلقوں میں تقسیم فرمایا۔ اور ان سات حلقوں کے امیر مقرر فرمائے۔ بفضل خدا ہر حلقہ کے امیر نے اس انعام کو صرف قبول فرمایا۔ اور اپنے اوپر پوری ذمہ داری لی۔ بلکہ حضور اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعائیں دیتے ہوئے اپنے اوپر حضور کا یہ احسان مانا۔

چونکہ امراء حلقہ پر وصولی کی ذمہ داری بھی ہے۔ اور ہر حلقہ کا امیر اس کی کوشش میں ہے۔ کہ اس کے حلقہ کا روپیہ جلد سے جلد پورا ہو جائے۔ بلکہ سب سے پہلے اس کے حلقہ کا روپیہ ادا ہو۔ اس لئے احباب کرام کی اطلاع کے لئے رپورٹ کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس وقت تک سب سے زیادہ وصولی جو -/26063 ہے حلقہ کلکتہ کی ہے۔ دوسرے نمبر پر حلقہ لجنہ اماء اللہ کی جو -/25240 ہے۔ اس کے بعد حلقہ دکن [illegible] لاہور۔ دہلی اور حلقہ قادیان علی الترتیب ہیں۔ ہر حلقہ کی وصولی کی بابت کہ کس کس قدر وصولی ہو چکی ہے۔ ہر حلقہ کے امیر کو دفتر نائب سیکرٹری سے اطلاع بھی جا رہی ہے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ کہ "اگر وہ خوشی سے اس بوجھ کو قبول کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد ان کی طرف سے کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔ ان کا فرض ہوگا کہ وہ اس روپیہ کو پورا کریں۔ خواہ چند افراد سے لیکر پورا کریں۔ خواہ ساری جماعتوں سے لیکر پورا کریں"

پس نہ صرف حلقہ کے امراء ہی ترجمۃ القرآن کا چندہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ بلکہ جماعتوں کے کارکن بھی۔ اسی طرح گیارھویں سال کا چندہ اور دفتر دوم کے سال اول کا چندہ بھی ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل کر دینا ان کو سابقون میں شامل کریگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ (خاکسار برکت علی خاں نائب سیکرٹری تحریک جدید)

وقار عمل - ایک ضروری تجویز قادیان اور مضافات کی فوری توجہ کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ میں وقار عمل یعنی اپنے ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ اور مجالس اراکین ہفتہ میں چار بار مشقت کا کام مثلاً کسی اٹھانا۔ مٹی اٹھانا۔ سڑک اور راستے صاف کرنا۔ نالیاں صاف کرنا۔ جھاڑو دینا وغیرہ یہ کام کرتے ہیں۔ حضور نے خطبہ جمعہ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء میں یہ بھی فرمایا تھا۔ خدام الاحمدیہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا کام صرف اپنے تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ساری جماعت کو عمومیت کا موقعہ دینا چاہیئے۔ (مشعل راہ) چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں گزشتہ چھ سات سال سے قادیان کے احباب کو دعوت عمل دی جاتی ہے۔ جبکہ دو ماہ کے بعد ایک مقررہ دن قادیان کے سب احباب کیا خدام اور کیا انصار اور کیا اطفال اجتماعی طور پر کسی ہاتھ میں لیکر اور ٹوکری سر پر اٹھا کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اور ایک طرف جہاں اپنے دلوں میں اسلامی مساوات اور حقیقی عزت کا صحیح معیار قائم کرتے ہیں۔ وہاں دوسروں کی نظروں میں بھی ایک نمونہ بنتے ہیں۔

اب یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ وقار عمل عامہ کے طریق کو بیرونی جماعتوں میں بھی رائج کیا جائے۔ اور ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ جملہ احباب جماعت کو دعوت عمل دیا کرے۔ تا نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا بھر کے احمدی احباب ایک مقررہ دن اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنے کیلئے جمع ہوں۔ اور دنیا کے لوگوں کو نظر آجائے۔ کہ یہ قوم جو اپنے آقا کے اشارہ پر بظاہر حقیر اور ذلیل نظر آنے والے کام بھی دلی خوشی سے بلکہ فخر کے ساتھ کرتی ہے۔ یہ یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگی۔ اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے قائدین و زعماء سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ کیا ان کے ہاں یہ تحریک کامیاب ہو سکتی ہے۔ ایسا وقار عمل عامہ دو ماہ میں ایک دن منایا جائیگا۔ پس قائدین و زعماء اس طرف توجہ کریں۔ اور آراء اور مشورے بھجوائیں۔ جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان یا دیگر احباب جو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں۔ ان سے بھی درخواست ہے۔ کہ تعاون کی غرض سے ہمیں بہت جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ تا مختلف مقامات میں اگر اس راہ میں کوئی مشکلات ہوں۔ تو ان کے حل کا انتظام کیا جائے۔ (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صیغہ نشر و اشاعت اور احمدی احباب

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت صیغہ نشر و اشاعت کئی برس سے مختلف قسم کا لٹریچر چھپوا کر شائع کر رہا ہے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے خاص رستے کھل رہے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ احباب کرام کمال حوصلگی سے نشر و اشاعت کی چندے سے مدد کریں۔ کیونکہ یہ صیغہ مشروط بامد ہے۔ ہم زیادہ چندہ نہیں مانگ رہے۔ ہر احمدی بچہ۔ بوڑھا۔ مرد۔ عورت صرف ایک پیسہ ماہوار باقاعدگی سے ادا کریں۔ تو ۱۲½ ہزار روپیہ کی آمد پوری ہو سکتی ہے۔ ہماری جماعت میں کئی ایسے صاحب وسعت احباب موجود ہیں۔ جن کے لئے ۱۲½ ہزار کی رقم بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ تا لٹریچر جو مبلغین کا قائم مقام ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے۔ سکھ ایسوسی ایشنوں نے جن کا مقصد صرف پنجاب تک محدود ہے۔ ان کا نشر و اشاعت کا بجٹ ایک لاکھ ہے۔ ہمارا مقصد تو تمام دنیا تک پیغام پہنچانا ہے۔ اور قرآن شریف کی دولت کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا بجٹ دس ہزار نہیں بلکہ دس لاکھ سے بھی بڑھ جانا چاہیئے۔ پس فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ کہ نہ صرف عام لٹریچر بلکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب جو علم اور روحانیت کا خزینہ ہیں۔ لوگوں میں مفت اور کثرت سے پھیلا دیا جائے۔ اگر کوئی صاحب کتب یا ٹریکٹ چھپوانے کی مقدرت و آسانی رکھتے ہوں۔ تو مسودہ ہم سے لیکر بھی چھپوا کر دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح سلسلہ کی مدد کر سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام برائے چندہ نشر و اشاعت آنا چاہیئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی
تحریک اتحاد بین الاقوام کی قبولیت

قومیں سوچ رہی ہیں۔ کہ آپس میں آئندہ کس طرح اتحاد اور اتفاق سے رہ سکیں۔ اور کس طرح بغض و کینہ کا خاتمہ ہو۔ کوئی ایسا پروگرام بنانا چاہیئے۔ جس سے مختلف قوموں کے اندر بجائے کشت و خون کے محبت و انس پیدا ہو۔ اور بلا تمیز مذہب و ملت ایک ہی پلیٹ فارم پر نظر آئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چند سال ہوئے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" اور "یوم پیشوایان مذاہب" کے جلسوں کی تحریک اہل ملک کے سامنے رکھی۔ ابتداء میں اس تحریک کو ناکام بنانے کے لئے مخالفین کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ لیکن چونکہ اس قسم کی تحریکیں آئندہ اتحاد بین الاقوام کا پیش خیمہ بننے والی تھیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان تحریکوں کو قبولیت کا شرف بخشا۔

۶ رمئی کو گوجرانوالہ کے سکھ دوستوں نے ایک پبلک جلسہ کیا۔ جسکی صدارت کے فرائض مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اہلحدیث نے ادا کئے۔ اس جلسہ میں سکھ گیانیوں نے جو تقریریں کیں۔ ان میں اسی امر پر زور دیا گیا۔ کہ قوموں کا اتحاد اسی طریق پر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف مذاہب کے لیڈر آواز بلند کریں۔ اور ایک دوسرے کے لیڈروں کی زبان سے مختلف بانیان مذاہب کی زندگی کے حالات سنیں۔ اور انہیں اپنانے کی کوشش کریں۔ گیانی مان سنگھ صاحب آف جھوڑ ضلع گورداسپور نے دوران تقریر میں علاوہ حضرت* بابا نانک صاحب کی سیرت پر روشنی ڈالنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر بزرگوں کی نسبت بھی اپنی عقیدت کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ پر خوش ہوں۔ کہ اس نے حضرت گورو بابا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کر کے کم از کم انہیں اپنانے کی تو کوشش کی۔ تقریر کے خاتمہ پر آپ نے فرمایا۔ اگر ایسے جلسے جن میں تمام مذاہب کے بزرگوں کے مقدس حالات ایک ہی اسٹیج پر آکر مختلف قوموں کے لیڈر سنائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے بہت حد تک ملک کی فضاء میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اس موقعہ پر ۴ صدر نے اپنے تعصب اور تنگدلی کا یوں اظہار کیا۔ کہ صاحبان! میں ان شوقین حضرات میں سے نہیں ہوں۔ جو حضرت بابا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے میں کوشاں ہیں۔ ۷ رمئی کو مجھے گیانی صاحب موصوف سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ دوران گفتگو میں خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس قسم کے جلسوں کی ہماری جماعت کے مقدس امام نے کئی سالوں سے تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ اور ہر سال جماعت احمدیہ کی طرف سے اسے عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ اور ہمارے اسٹیج پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے بزرگوں کی سیرتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس طرح جماعت احمدیہ اپنی محبت اور اخلاص کا ثبوت دے رہی ہے۔ ہم گوجرانوالہ کے تمام سکھ بھائیوں خصوصاً گیانی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (خاکسار خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام اندرون ہند کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

چارکوٹ (راجوری)

عبدالرحیم صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ رتھال راجوری لکھتے ہیں کہ ۱۱ اپریل کو جماعت احمدیہ چارکوٹ۔ کالابن۔ بڈھاتوں رتھال نے مل کر ایک پر رونق تبلیغی جلسہ کیا ۲۳ و ۲۴ اپریل کو نیشنل کانفرنس راجوری کا جلسہ ہوا جسمیں غیر احمدی مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت ہی گندے اعتراضات کئے۔ اُن کے اس جلسہ میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے وقت مانگا لیکن وقت نہ دیا۔ ہم نے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن اس پر وہ وہاں سے چلدیئے۔ اسکے بعد جماعت احمدیہ نے شہر میں جلسہ کیا۔ جس کے متعلق میاں عزیز احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام شہر میں اور گرد کے گاؤں میں بھی اعلان کرا دیا ہمارے جلسہ میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے اعتراضات کے نہایت تسلی بخش جواب دے کر مخالفین پر ان کے علماء کی حقیقت ظاہر کر دی اور جتنی مخالفت کی آگ بھڑک چکی تھی وہ دور ہو گئی۔ اعتراضات کے جواب کے بعد مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پیش کی۔

صوبہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ متعینہ صوبہ سندھ کی اپریل کے آخری ہفتہ کی کارگزاری سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس عرصہ میں پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۲۲ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی تحریک کی۔ درس قرآن بھی دیتے رہے۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔ وقف ایام برائے تبلیغ کی تحریک بھی کرتے رہے۔ چندہ کی وصولی کی کوشش کرتے رہے۔

پونچھ راجوری

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ پونچھ ماہ اپریل کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ قریباً ۱۴۷ میل پیدل سفر کیا۔ ۱۲ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۰ تقاریر صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کیں۔ اس ماہ میں ۱۰۵ افراد تک تبلیغ احمدیت پہنچائی۔ ۳ اشخاص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

عینو والی ضلع سیالکوٹ

چودھری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ ۱۰ تا ۳۰ اپریل کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں قریباً دوسو احباب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ۲۵ میل پیدل سفر کر کے دس مقامات کا دورہ کیا تین دفعہ تبلیغی نوٹ لکھوائے۔ دو اصحاب بفضل خدا داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

دنیاپور ضلع ملتان

شیخ محمد صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ دنیاپور کی تبلیغی رپورٹ بابت ۱۶ اپریل تا آخر اپریل سے ظاہر ہے کہ انہوں نے دو لیکچر دیئے۔ تیرہ مقامات کا دورہ کر کے ۵۹ میل سفر کیا۔ اور دس آدمیوں کو ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ تحریک وقف ایام برائے تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں گیارہ اشخاص نے تبلیغ کے لئے ایام وقف کئے۔ دو افراد نے بیعت کی۔

قاضی کوٹ ضلع گورداسپور

غلام رسول صاحب قاضی کوٹ سے ۱۶ تا ۳۰ اپریل تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں ایک لیکچر نماز پر دیا۔ اوسطاً دس میل روزانہ سفر کر کے آٹھ مقامات کا دورہ کیا اور ۷۷ افراد کو تبلیغ کی۔ درس دیتا رہا ایک صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

بھینی میلواں

حکیم احمد الدین صاحب اپریل کے آخری ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ موضع اچانگھا نوالہ میں جا کر دو دن اور دو رات قریباً ۲۰۰ اشخاص کو تبلیغ کی۔ ایک لیکچر خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی غلام رسول صاحب نے نماز کے فوائد پر اور ایک تقریر چودھری ننھے خاں صاحب امیر جماعت نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کی۔ دو اور گاؤں میں بھی تبلیغ احمدیت کی۔ پانچ مقامات کا دورہ کیا گیا۔

بھلو وال

عبدالکریم صاحب احمدی بھلو وال سے لکھتے ہیں موضع کندوبلہ کلاں میں مولوی روشن الدین صاحب مبلغ مکیریاں نے تبلیغ کی۔ ۲۶ اپریل کی رات کو بذریعہ منادی لوگوں کو جمع کیا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو ہندو مسلمان سکھ اور پچاس کے قریب عورتیں جمع ہو گئیں۔ اور حافظ محمد عبداللہ صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ملوان نے تلاوت کے بعد مختصر سی تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مذہب کی ضرورت اور اسلام کی خوبیاں اور احمدیت کے متعلق قریباً تین گھنٹہ تک تبلیغ کی گئی۔ موضع حریک گوڑہ حسین آباد کے احمدی احباب کو نماز جمعہ پڑھائی۔ قرآن مجید کی تعلیم شروع کی جا رہی ہے یہاں کے لوگوں پر اچھا اثر ہے۔

شیخوپورہ

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ شیخوپورہ سے تحریر کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں شیخوپورہ کے بازار میں متعدد اصحاب کو تبلیغ کی بعض سعید الفطرت اصحاب کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو تین دن آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں شامل ہوتا رہا۔ بعض موقعوں پر آریوں نے قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے جن کے جوابات کے لئے اسی وقت رقعہ لکھ کر وقت طلب کیا گیا۔ دو تین بار لکھنے پر بھی کچھ جواب نہ ملا۔ روزانہ دو تین گھنٹہ تک ایک پرائیویٹ شاپ میں ایک مقامی عالم سے تیس۔ پینتیس شرفاء کی موجودگی میں مناظرہ ہوتا رہا ہے خدا کے فضل و کرم سے زیر تبلیغ احباب پر بہت اچھا اثر ہے

حلقہ جوڑا

رحیم بخش صاحب سندر گڑھی دیہاتی مبلغ حلقہ جوڑا اپریل کے آخری ہفتہ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ اس عرصہ میں ۹ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ چند اشخاص کو تبلیغ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے درس دیتا رہا۔ ۲۵ اپریل کو اجرائے نبوت پر موضع جوڑا میں ہی مولوی حبیب اللہ صاحب سے مناظرہ ہوا۔ اور صرف اجرائے نبوت پر مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے بعد ڈاکٹر غلام قادر صاحب جو ایک غیر احمدی ہیں کی صدارت میں ہسپتال کے صحن میں مناظرہ شروع ہوا۔ مولوی صاحب نے آیت خاتم النبیین پڑھ کر ثابت کرنا چاہا کہ نبوت ختم ہو گئی ہے۔ لیکن خاکسار نے متعدد حوالجات سے ثابت کر دیا کہ اس آیت کے معنی ہرگز نہیں ہیں کہ نبوت مسدود ہو گئی ہے۔ اور میں نے کہا کہ آپ کوئی ایسی مثال پیش کریں کہ جس سے خاتم کے معنی ختم کرنے کے نکل سکیں۔ مگر مولوی مذکور آخر تک اس کا کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ اور خاکسار نے استدلال کر کے ثابت کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ مناظرہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ۳۰ اپریل کو مولوی محمد اسحاق صاحب کے ہمراہ جا کر موضع کھریپڑ میں جلسہ کیا گیا۔ پہلی تقریر مولوی صاحب موصوف نے صداقت مسیح موعود پر کی۔ پھر خاکسار نے احادیث کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جلسہ چار گھنٹہ کے بعد ختم ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ بعد میں چند لوگوں نے سوالات کئے جن کے جوابات تسلی بخش طور پر دیئے گئے۔ پبلک پر اس جلسہ کا اچھا خاصہ اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد نیک روحوں کو احمدیت کی طرف لائے آمین

کانپور

عبدالقادر صاحب احمدی بیکن گنج کانپور سے لکھتے ہیں کہ ۲۹ اپریل کو موضع جاجمؤ برائے تبلیغ گیا چار غیر احمدی دوستوں کو تفصیلی طور پر دلائل دے کر وفات مسیح کے متعلق تبلیغ کی گئی۔ ختم نبوت کی تشریح کی۔ اور دوسرے غلط خیالات جو جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلے ہوئے ہیں ان کی تردید کی۔ دعا اور زیر تبلیغ دوستوں کو احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر داخلہ ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور کمرشیل گروپ سٹوڈنٹس داخلہ کے لئے اُمیدواروں کی طرف سے درخواستیں مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۵ء تک مطلوب ہیں جو این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مبلغ ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔

۱۴۰ عارضی آسامیاں ہیں جن میں سے ۲۷ + ۸۷ مسلمانوں ۳ + ۱۳ سکھوں۔ پارسیوں اور انڈین کرسچین اور ۱۲ اچھوت اقوام کے لئے ریزرو ہیں۔ اگر ریزرو کوٹا کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کی کافی تعداد موصول نہ ہوئی تو بقایا آسامیوں کو ریزرو نہیں سمجھا جائے گا تنخواہ مبلغ ۱۸ روپے ماہوار ٹریننگ کے دوران میں اور کوالیفائڈ ہونے کے بعد اگر سروس میں لیا گیا تو ۴۰ روپے ماہوار دوران جنگ تک ۶۰ - ۳ - ۵۰ - ۲½ - ۳۰ روپے کے سکیل میں دیجائے گی۔ مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنس حسب قواعد اس کے علاوہ دیئے جائیں گے

قابلیت:۔ میٹریکولیشن سکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں کیا گیا ہو۔ جونیر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان عمر ۱۸ - اور ۲۵ سال کے درمیان اور ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ عمر اور تیسرے درجہ میں میٹرک پاس اُمیدواروں کی درخواستوں پر کمیشن کی مرضی پر غور کیا جا سکتا ہے۔ مفصل تفصیلات حاصل کرنے کے لئے سکرٹری صاحب کے پتہ پر ٹکٹ لگا ہوا۔ اور پتہ لکھا ہوا لفافہ ارسال کریں +

Digitized By Khilafat Library Rabwah

128

این-ڈبلیو-آر-سروس کمیشن لاہور

مکینکل ورکشاپ ڈویژن مغلپورہ ملحقہ ورکشاپ کالکا-کراچی اور حیدرآباد سندھ مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۵/۴ تک مجوزہ فارموں پر (جو ایک روپیہ ادا کرنے پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر بڑے سٹیشن سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۱) شاپ کلرک

شاپ کلرک	فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ	شاپ کلرک	فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ
ا مسلمان	۴۸	۳۰	(ب) سکھ پارسی اور انڈین کرسچین	۷	۵
ج اچھوت	۲	۲	(د) غیر مخصوص	۲۳/۸۰	۱۳/۵۰

(۲) ٹائپسٹ (مغلپورہ-کراچی-حیدرآباد سندھ کے لئے)

	فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ		فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ
ا مسلمان	۳	۵	(ب) سکھ پارسی انڈین کرسچین	۰	۱
ج اچھوت	۱	۱	(د) غیر مخصوص	۱/۵	۴/۱۰

تنخواہ -/۴۰ روپیہ ماہوار (جنگ کے دوران تک ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپیہ علاوہ مہنگائی الاؤنس رولز کے ماتحت اس کے علاوہ خوراکی سامان رعایتی قیمتوں پر

قابلیت:- کسی مستند یونیورسٹی کا میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج ڈویژن کے حساب سے ہوں) جونیئر کیمبرج یا اس کے مد مقابل۔ ٹائپسٹ کی اسامی کے لئے ضروری ہوگا کہ کم از کم ۳۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے کر سکتا ہو۔

عمر:- ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان گریجوایٹ کے لئے ۳۰ سال اچھوت کے لئے ۳ سال کی عمر اور بڑھا دی گئی ہے۔ ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ- اور تھرڈ ڈویژن کے امیدوار بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ لیکن کمیشن مذکور کو اختیار ہوگا کہ انہیں رکھیں یا نہ- ایکس ملٹری آدمیوں کے لئے عمر ۴۰ سال تک۔

پوری تفصیلات کے لئے ٹکٹ اور پتہ والا لفافہ لکھ کر سکرٹری سے دریافت کر سکتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نیلامی ثمر آم

احمدیہ فروٹ فارم قادیان ۱۹۴۵ء

انشاء اللہ العزیز اس سال احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم کی نیلامی مورخہ

۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بروز اتوار بوقت چار بجے شام

بمقام احمدیہ فروٹ فارم ہوگی۔ خواہشمند اصحاب موقع پر پہنچ کر بولی یا ٹنڈر میں جو بھی صورت ہوگی شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

خریدار صاحبان اپنے اندازہ کے مطابق جملہ مبلغات ہمراہ لاویں۔ کیونکہ سودا ہو جانے پر ساری کی ساری قیمت فوراً نقد ادا کرنی ہوگی۔ اور بولی میں شمولیت کے وقت مبلغ یکصد روپیہ پیشگی ہر بولی دہندہ کو داخل کرانا ضروری ہوگا۔ جو بصورت فیصلہ جس کے نام سودا ختم ہو اس کے علاوہ باقی سب کو واپس کر دیا جائے گا۔

تفصیلی شرائط موقع پر سنادی جائینگی جن کی پابندی سب کے لئے ضروری ہوگی۔

خاکسار:- محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان ۵/۴۵

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بجلی

ہم نے بجلی کے کام کی ایک برانچ گلگشت ہاؤس ریلوے روڈ پر کھولی ہے ہمارے ہاں بجلی کے ہر قسم کا کام نہایت تسلی بخش ہوتا ہے۔ وائرنگ۔ پنکھوں کی مرمت اور تمام بجلی کی اشیاء کی اور ہالنگ بہت اعلیٰ کی جاتی ہے۔

مکینیکل انڈسٹریز قادیان

نمبر خریداری کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینیجر)

جس نے بھی استعمال کیا گرویدہ ہو گیا!

جناب بشیر احمد صاحب حوالدار کلرک فیلڈ سے لکھتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں جب کہ میں رخصت پر تھا آپ سے ڈیڑھ تولہ **موتی سرمہ** منگوایا تھا یہ سرمہ کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے جس نے بھی استعمال کیا گرویدہ ہو گیا۔ اب آپ ایک درجن شیشیاں جلد ارسال فرمایئے۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے سب ہی مانتے ہیں کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندی۔ سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ:- مینیجر نورانی ٹریڈرز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی و رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اسی وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برمنگھم ۸ رمئی۔ برطانوی پارلیمنٹ کے مزدور رکن مسٹر انورین بیون نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر آپ قیدیوں کے کیمپوں کی تاریخ لکھنا چاہیں۔ تو اسکی ابتداء ہندوستان سے ہونی چاہیئے۔

سان فرانسسکو ۸ رمئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے جاپان کے وزیر خارجہ ٹوگو کی ایک تقریر کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں جنرل ٹوگو نے کہا۔ جرمنی نے جاپان کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے جرمنی کو دھمکی دی۔ کہ جاپان جرمنی کے ساتھ تمام معاہدوں کو توڑ دے گا۔ کیونکہ جرمنی نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ صلح کرنے سے پیشتر جاپان سے مشورہ نہیں کیا۔

لنڈن ۸ رمئی۔ جرمنی پر فتح کا یوم جاپان پر کیا بھاری اثرات ڈالے گا۔ ممکن ہے۔ کہ روس جاپان کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائے۔ برطانیہ اور امریکہ مارشل سٹالن سے کہینگے۔ کہ جاپان کو مشترکہ الٹی میٹم بھیجا جائے۔ اخبار "ورکر" نے لکھا ہے۔ کہ جاپان کو جو آخری انتباہ دیا جائے گا۔ اس میں اسے بتایا جائے گا۔ کہ جاپان پر اتنی شدید بمباری کی جائیگی۔ کہ اتنی بمباری جرمنی کی حالت میں بھی نہیں کی گئی۔ ایک ایک جاپانی شہر کو تباہ کر دیا جائیگا۔ اور تمام جنگی مجرموں کو سخت سزا دی جائیگی۔

لنڈن ۷ رمئی۔ آج جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹر میں جرمن فوج کے چیف آف سٹاف نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے صلح نامے پر دستخط کر دیے۔

ماسکو ۸ رمئی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ ایران نے ابراہیم حلمی کو نئی گورنمنٹ بنانے کا کام سونپا ہے۔

روم ۸ رمئی پانچویں فوج کے دستے کلی ریلش اور ڈاباکو کے دروازہ کے رستے آسٹریا میں داخل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۸ رمئی۔ ماسکو سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روس کی خارجہ پالیسی اور مغربی اتحادیوں سے اس کے تعلقات میں اچانک بھاری تبدیلی آنے والی ہے۔ یہ تبدیلی یالٹا اور طہران کانفرنس کے فیصلوں میں بنیادی اختلافات کا نتیجہ ہے۔

نئی دہلی ۸ رمئی بنگال میں قحط کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کی رپورٹ حکومت ہند نے شائع کر دی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جہاں تک بنگال کے ۱۹۴۳ء کے قحط کا تعلق ہے۔ تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ کمیشن نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ بنگال کے قحط سے قریباً ۱۵ لاکھ انسانی جانیں تلف ہو گئیں۔

لنڈن ۸ رمئی۔ کینیڈین سپاہیوں کے کمانڈر انچیف نے ایک اعلان میں اپنے سپاہیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ سسلی سے لیکر شمالی فرانس اور بلجیم تک انہوں نے برطانوی اور دوسرے سپاہیوں سے مل کر اپنے فرائض بہت عمدگی سے ادا کئے۔

لنڈن ۸ رمئی۔ ایڈمیرل ڈونیز نے اپنی ایک تقریر میں جرمنوں کو مخاطب کر کے کہا۔ میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اپنے ملک کا دکھ درد بٹانے کی کوشش کرونگا۔ مگر معلوم نہیں۔ اب میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔ کہ نہیں۔ میں جب دیکھوں گا۔ کہ اپنا فرض ادا نہیں کر سکتا۔ تو اس عہدہ سے دست بردار ہو جاؤں گا۔

لنڈن ۸ رمئی۔ موجودہ جرمن گورنمنٹ اور نازی پارٹی میں اب اتحاد نہیں رہا۔ نازی پارٹی نے جو ریشی بنائی تھی۔ اسے بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا۔

کانڈی ۸ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں پیروم سے جنوب کو اور آگے نکل گئی ہیں۔

کراچی ۸ رمئی حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایسے لوگوں کو اراضی کے عطیے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کے تین یا تین سے زیادہ لڑکے یا لڑکیاں مختلف فوجی سروسوں میں کام کر رہے ہوں۔ یہ گرانٹ پانچ سال تک کے عرصہ کے لئے ہو گی۔

دہلی ۸ رمئی۔ مسلم لیگ کے اخبار "ڈان" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سردار شوکت حیات خاں سابق وزیر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ کاغذات تیار ہو چکے ہیں۔ اور عنقریب عدالت میں چالان پیش ہونے والا ہے۔

سان فرانسسکو ۸ رمئی۔ جاپان کے امپیریل اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے اوکے ناوا کے رقبہ میں سولہ امریکن جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔

نیویارک ۸ رمئی۔ چیکوسلواکیہ کے ریڈیو نے جس پر محبان وطن کا کنٹرول ہے۔ اعلان کیا ہے کہ برطانوی اور امریکن ٹینک پراگ کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۸ رمئی۔ حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ۶ رمئی کو انبالہ چھاؤنی میں ایک ہوائی جہاز ریلوے قلیوں کے کوارٹروں پر گر کر پاش پاش ہو گیا۔ جس سے ۱۱ شہری ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو کنٹونمنٹ بورڈ ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

لنڈن ۸ رمئی رائٹر کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برطانوی اخبارات کو روس اور مغربی ممالک (برطانیہ اور امریکہ) کے تعلقات کی موجودہ صورت حالات کے متعلق تشویش ہو رہی ہے۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ مارشل سٹالن اور ایم مولوٹاف نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ کریمیا کانفرنس کے فیصلوں پر عمل نہ ہونے دیا جائے۔ اور کہ مستقبل میں وہ ان ممالک میں آزادانہ طور پر اقدام کرینگے۔

لنڈن ۸ رمئی۔ جرمن ریڈیو نے امیرالبحر ڈونیز کا ایک اعلان نشر کیا۔ جس میں تمام جرمن بحری جہازوں کے ملاحوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے سمندروں میں کوئی جنگی کارروائی نہ کریں۔ جو عارضی سمجھوتہ کی زد میں آتے ہیں۔ ملاحوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے جہازوں میں سوراخ کر کے تباہ یا ناکارہ نہ کریں۔

احمد آباد ۸ رمئی۔ جی۔ بی۔ ایس ریلوے کی ایک گاڑی کو روک کر مسلح ڈاکہ ڈالے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ڈاکوؤں نے گارڈ اور ڈرائیور پر قابو پا لیا۔ اور سارٹر کو زخمی کر کے ڈاک کا ڈبہ لوٹ لیا۔ ڈاکو ریلوے پارسلوں کو لیکر فرار ہو گئے۔ ان پارسلوں میں سونا۔ چاندی اور دوسری قیمتی اشیاء رکھی تھیں۔

واشنگٹن ۸ رمئی۔ امریکن محکمہ خارجہ نے روس کے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ جنگی قیدیوں کی واپسی کے متعلق یالٹا کانفرنس کے فیصلوں پر کاربند نہیں رہی۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حقائق حسب ذیل ہیں۔ فرانس کی لڑائی میں امریکن فوجوں نے کئی ہزار جرمن سپاہیوں کو قیدی بنایا۔ ان قیدیوں نے بعد میں اعلان کیا۔ کہ وہ روسی باشندے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ ایک اتحادی ملک کے شہریوں کا سا سلوک ہونا چاہیئے۔ جن قیدیوں نے روسی باشندے ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہیں باقی قیدیوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور ان کے ساتھ ایک اتحادی ملک کے باشندوں کا سا سلوک کیا گیا۔ روس نے الزام عائد کیا ہے۔ کہ امریکہ میں آٹھ سو روسی افسر موجود ہیں۔ امریکن محکمہ خارجہ نے اس الزام کے متعلق بیان کیا۔ کہ امریکن گورنمنٹ کو امریکہ میں ۸ سو روسی افسروں کی موجودگی کا کوئی علم نہیں ہے۔

لنڈن ۸ رمئی۔ آج اتحادی ممالک جرمنی پر مکمل فتح پانے کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ جرمنی نے برطانیہ۔ روس اور امریکہ کے آگے بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے۔ ہتھیار ڈالنے کی رسم فرانس کے شہر ریمز میں ادا کی گئی۔ شرائط میں اس بات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ جرمنی پر پوری طرح قبضہ کیا جا سکے۔ ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ جرمنی اپنا تمام سمندری بیڑہ مع یو بوٹوں کے اتحادیوں کے حوالے کر دے۔

لنڈن ۸ رمئی۔ کل رات ملک معظم نے جنرل آئسن ہوور کو پیغام بھیجا۔ جس میں نازی جرمنی پر فتح پانے کی مبارکباد دی۔ آپ نے فرمایا۔ ۱۱ ماہ ہوئے۔ جنرل آئسن ہوور نے یورپ کے ملکوں کو نازیوں سے چھڑانے کے لئے رودبار انگلستان کو عبور کیا تھا۔ اور اب ایک لمبی اور خطرناک لڑائی کے بعد انہوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ اس سے پہلے اتنی بڑی کامیابی کسی جنگ میں نہ ہوئی تھی۔ آئندہ اتوار کو شکریہ کا دن منایا جائیگا۔ اور ۹ رمئی کو بھی عام تعطیل ہو گی۔

کانڈی ۸ رمئی۔ یورپ کی لڑائی تو ختم ہو گئی۔ لیکن جاپان کے خلاف جنگ زور شور سے جاری ہے۔ برما میں اتحادی فوجیں پیگو پر قبضہ کرنے کے بعد مولمین کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

واشنگٹن ۸ رمئی۔ ناراکان کے جزیرے میں جس میدان پر امریکن دستوں نے قبضہ کیا تھا۔ اس سے جاپان کے خلاف کام لینا شروع کر دیا گیا ہے۔